حلیۃ الابرار

تالیف منشی سید جمیل احمد صاحب سہسوانی ملازم ریاست
بھوپال سلمہ اللہ المتعال
حسب فرمائش مؤلف

در مطبع شاہجہانی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتبارک اللہ احسن الخالقین الذی نور قلوب العارفین بنور قلب رسولہ اجمل
بنی آدم و زین صدور العالمین بحسن خلق نبیہ سید العرب و العجم صلی اللہ علیہ
و علی آلہ و اصحابہ وسلم اما بعد جانی فانی سید جمیل احمد نقوی سہسوانی کہتا ہے
کہ فی الحال رسالہ متبرکہ بلوغ العلی بمعرفۃ الحلی جسمین شمائل برگزیدہ رحمۃ للعالمین
شفیع المذنبین صلوٰۃ اللہ علیہ الی یوم الدین سراپا مذکور ہے اور حلیۂ بعض انبیاء
علیہم السلام و اصحاب کرام و اہل بیت عظام و غیرہم مسطور ہین تقسیم ہو کر شائع ہوا
مینے بہی اوسکے مطالعہ سے شرف اندوزی حاصل کی دیکھتے ہی بیتابانہ جی
مین آیا کہ اگر یہ رسالہ منظوم ہو جاوے تو عورتون بچون عوام الناس کو بہت مفید ہو
اسلیے کہ یہ لوگ نظم کو برغبت قلبی یاد کر لیتے ہین اور یاد کرنا ایسے مطالب کا منجملۂ

ضروریات دین کے سمجھنا چاہیے اگر خوبی تقدیر سے کسیکو زیارت باسعادت حضور
پرنور نصیب ہوجاے تو اپنے ذہن مین صورت مبارک کے حلیہ سے مطابقت
کرکے پہچان سکتا ہی اور بصورت نہ ذہن نشین ہونے حلیہ مبارک کے یہ امر متیقن نہین
کہ دیدار فائض الانوار سے مشرف ہوا ہے حدیث شریف مین وارد ہی من رانی
فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی یعنی جسنے مجھکو خواب مین دیکھا اوسنے مجھی کو
دیکھا اس لیے کہ شیطان میرا ہمشکل نہین ہوسکتا ظاہر ہی کہ شیطان آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا ہمصورت ہوکر خواب مین نہین آسکتا لیکن یہ ممکن ہے کہ کسی دوسری
صورت مین نظر آوے اور خواب دیکھنے والے کے جی مین وسوسہ ڈالے کہ مین زیارت
باسعادت سے بہرہ اندوز ہوا شیطان ملعون رگہای اجسام بنی آدم مین خون
کی طرح دوڑتا پھرتا ہے اس لحاظ سے مینے اللہ کے فضل پر بھروسہ کرکے احتسابًا
وابتغاءً لوجہ اللہ رسالہ موصوفہ کا نظم کرنا شروع کردیا اور اس امر کا التزام رکھا کہ
حتی الوسع تکلفات شاعرانہ ومبالغہ منہی عنہ سے اشعار پاک وصاف ہون صرف
مضامین ماثورہ ومطالب مرویہ پر اکتفا کیجاوے الحمد للہ والمنۃ میرے خیال مین
ان سب رعایتون کے ساتھ اوسکا سرانجام مجھسے ہوگیا بعد نظم رسالہ مینے چاہا کہ
مؤلفین صحاح ستہ کے شمائل بھی اصل رسالے پر اضافہ کرکے نظم کرون ہرچند کتب سیر
وتراجم محدثین وغیرہا مین جستجو کی گئی کسی جگہہ ان بزرگوارون کے حلیے میسر نہ آے
ناچار صرف بعض حلیہ امام الائمہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ عنہ وشیخ الاسلام ابن حجر

بستان المحدثین اور تاج المکلل و اتحاف سے اخذ کرکے اصل رسالے پر اضافہ
کیا گیا اللہ پاک اپنے فضل و کرم سے برکات شمائل سرور کائنات علیہ السلام والصلوۃ
سے خصوصاً او رحسنات حلیۂ اہل بیت اطہار و اصحاب کبار و مجتہدین ابرار و محدثین
اخیار سے عموماً دارین مین بہرہ مندی و ارجمندی مقدور فرماوے وما ذلک
علی اللہ بعزیز جس روز اس رسالے کا نظم کرنا شروع کیا اوسی روز یا دوسرے روز
قریب وقت نماز فجر محرر سطور نے خواب مین اپنے گلے مین سونے کا بہت چمکتا ہوا
ہار پڑا دیکھا اس خواب کو بشارت حسن قبول نظم حلیہ سمجھکر مینے یہ تعبیر دی کہ یہ حلیہ مذہب
بطفیل حلیۂ مزیب محبوب رب العالمین مجھہ ناچیز کو عطا ہوا اس خواب کو بعض علماء
صالحین پر بھی مینے عرض کیا اونھون نے بھی یہی تعبیر دی فالحمد للہ حمداً کثیرا
طیبا مبارکا فیہ کما یحب ربنا و یرضیٰ مخفی نرہے کہ مطالب رسالہ بلوغ العلی کتاب
صحیح بخاری و صحیح مسلم و شمائل ترمذی و طبقات واقدی و مواہب لدنیہ و سبل الہدی
و خصائص کبری و منتخب جمع الجوامع و تحفۃ المحافل و شفای قاضی عیاض و احیاء العلوم
و نہایۂ ابن کثیر و صراط سوی و فصل الخطاب و سیرت ابن ہشام و ریاض نضرہ سی ماخوذ
و مترجم ہین مولف نامدار دام اقبالہ نے نہایت خوبی کے ساتھہ منتخب کرکے اونکو
جمع فرمایا ہے یہ منظوم گویا اوسی باغ کے پھولون کا گلدستہ ہی ناظرین سی توقع ہے
کہ اس کتاب کو مطالعہ کرکے مولف موصوف اور ناظم ہیچمیرز کو دعای عافیت و حسن
عاقبت سی یاد کرینگے اور میری خطاء و نسیان سے غض بصر و غمض نظر فرمائین گے کہ

الانسان یساوق الخطاء والنسیان واللہ تعالی عند لسان کل انسان و الجنان

حلیۂ مبارکہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات والصلوات

تجھی کو حمد شایان ہے خدایا — کہ حضرت سا نبی تو نے بنایا
دیا تو نے جمالِ خوب اونکو — عطا کی صورتِ محبوب اونکو
بنائی کچھہ عجب صورت عجب شان — تری کاریگری کے جاؤن قربان
جب اونکے یاد آتے ہین شمائل — غزل پڑہتا ہے یہ رو کر مرا دل

غزل

رہی حسرت کہ حضرت کو نہ دیکھا — شفیقِ حال امت کو نہ دیکھا
نہ دیکھا ہمنے کچھہ دنیا مین آکر — جو اوس عقبی کی دولت کو نہ دیکھا
غضب ہی ای مسلمانو غضب ہے — نہ دیکھا ابر رحمت کو نہ دیکھا
نظر کیا آئے صورت زندگی کی — جب ایسے خوبصورت کو نہ دیکھا
قیامت ہے قیامت ہی قیامت — کہ ایسے سرو قامت کو نہ دیکھا
یہ اپنی شور بختی کا اثر ہے — جو اوس کانِ ملاحت کو نہ دیکھا
یہ سب دیکھا نہ دیکھا ہی اکارت — جو اوس عینِ عنایت کو نہ دیکھا
جمیل اس غم مین رو کر جان دیجیے — کہ ان آنکھون سے حضرت کو نہ دیکھا

سنو ای مومنو جائے ادب ہی — بیانِ حلیۂ شاہِ عرب ہے
سراپائے پیمبر کی ہے تقریر — رکھو دل کے مرقع مین یہ تصویر
کہون کیا شاہِ دین کیسے تھے کیا تھے — سراپا نور تھے شانِ خدا تھے
یہ ہی وصفِ جمالِ پاک مجمل — کہ سارے خلق مین تھے آپ اجمل
قریب و دور سے حسنِ پیمبر — نظر آتا تھا خوبی مین برابر
معظم تھے دلون مین او نظر مین — مکرم علوی و جن و بشر مین
خموشی مین وقار اونکا سوا تھا — سخنگوئی مین خوبی تھی مزا تھا
جو پہلی بار اونکو دیکھتا تھا — وہ ہو جاتا تھا اک ہیبت زدہ سا
جو کرتا میل جول آکر نبی سے — وہ رکھتا آپکو محبوب جی سے
درخشندہ تھا رنگِ روئے سرور — نہ ابیض تھا نہ گندم گون سرور
سپیدی مین تھی سرخی آشکارا — روان عارض پہ گویا آبِ زر تھا
کھڑے ہوتے جو سورج کے مقابل — نکلتا ضو مین وہ ناقص یہ کامل
کوئی حضرت کا ہمسایہ نپایا — بہت ڈھونڈھا کہین سایہ نپایا
سرِ والا کلان تھا اور مُدوّر — سیہ تھے موی سر جون مشک اذفر
فروہشتہ تھے بال اونکے نہ مرغول — ولیکن معتدل بروجہ معقول
سنورنے سے نظر آتے تھے ایسے — لکیرین ریگ مین ظاہر ہون جیسے
کیے جاتے اگر دو حصہ وہ بال — تو ہو جاتے اسی صورت سے فی الحال

مگر رہتے تھے وہ تا نرمۂ گوش
کبھی بڑھ کر پہونچ جاتے تھے تا دوش

جو ہوتے چار گیسو موئے اطہر
نکلتے پیچ مین سے کان باہر

کہ اک اک کان کے دونون طرف ہے
نکل کر دو دو گیسو رخ پہ آتے

جو کانون پر وہ اونکو ڈالتے تھے
نمایان رہتے تھے گردن کے صفحے

چھٹے تھے پہلے موئے شاہ ابرار
نکالی مانگ اونمین آخر کار

سپیدی چند بالونمین تھی روشن
مگر اوسکو چھپا دیتا تہا روغن

کشادہ تھی جبینِ سرورِ دین
چمک مین رشکِ مہر و ماہ و پروین

وہ ابرو آبروے حسنِ دلجو
نہ تھی پیوستگی جن مین سرِ مو

دل آرا دونون ابروئی مقدس
دراز و خوب و باریک و مقوس

میانِ ہر دو ابرو ایک رگ تھی
بوقتِ خشم جو اکثر اوبھرتی

وہ کامل گوش کانِ دلربائی
فدا تھی اونپہ جی سے خوشنمائی

بڑی آنکھین نہایت دلنشین تھین
وہ بی سرمے کے گویا سرمگین تھین

سیاہی مردمک کی چشم بد دور
سپیدی حدقہ کی نورٌ علیٰ نور

رگین سُرخ اوس سپیدی مین نمایان
دلِ شیدا کے خون ہونیکا سامان

جگر مین چٹکیان لینے لگا دل
غزلخوانی کی جانب لیچلا دل

غزل

ترستی ہین زمانے بھر کی آنکھین — کہ دیکھین میرے پیغمبر کی آنکھین

ازل سے ہین الٰہی شائق دید — جمال چہرۂ انور کی آنکھین

یہ دیکھو روتے روتے آگئین ہین — تمھارے عاشق مضطر کی آنکھین

اوٹھائین کب تلک اشکون کے صدمے — نہین ہین کچھ مری پتھر کی آنکھین

جمیل آنکھون کی ٹھنڈک ہی ایمین — کہ دیکھین شافع محشر کی آنکھین

وہ پلکون کی درازی اور کثرت — عجب تھی خوشنما و خوبصورت

عیان مژگان مین اک برگشتگی تھی — انوکھی طرز کیفیت نئی تھی

مژہ اندر مژہ سے چشم پرنور — گمان ہوتا کہ ہوجائے نہ مستور

سرِ بینی عجب باریک و زیبا — بلند اک نور اوسپر جلوہ آرا

جو کوئی بے تامل دیکھتا تھا — گمان کرتا تھا وہ بینی کو اونچا

بلند ایسی بہت بینی نہ تھی وہ — فقط تھی نور کی جلوہ گری وہ

کہون کیا کیسے تھے حضرت کی رخسار — بہت نرم اور بغایت صاف و ہموار

کشادہ دونون عارض اور درخشان — دل و جانِ جہان کے تھے دل و جان

ہوا کچھ دل مین پیدا ولولہ پھر — غزل پڑھنے کا موقع آگیا پھر

غزل

لبھاتے دل کو ہین رخسار دونون — غرض مطلب کے ہین ہشیار دونون

مرے نادیدہ آنکھون کی دعا ہے | ہم ان دونون سے ہون دوچار دونون
جمالِ رخ کی ہین آنکھین طلبگار | ہین خواہانِ دوا بیمار دونون
کہو آنکھون سے یاد آئے وہ گیسو | بس اب اشکون کا باندہین تار دونون
دکھائین تو وہ عارض جان و دل یان | فدا ہونے کو ہین تیار دونون
کفِ پائے پیمبر ہو کہ خورشید | غرض ہین مطلعِ انوار دونون
جمیل احمد کو دیکھون اور فدا ہون | یہ نکلین حسرتین اکبار دونون
لبون مین احسنِ خلقِ خدا تھے | نتھے لب آپکے دار الشفا تھے
جو ہوتے بند وہ لبہای اشرف | تو لوگون مین نظر آتے تھے الطف
کشادہ تھا دہانِ پاک حضرت | بہت پاکیزہ بو اور خوبصورت
لکھون تعریف کیا آبِ دہن کی | کہ خوشبو جسمین تھی مشکِ ختن کی
درخشان گرچہ تھے دانت اونکے سارے | پر اگلے چار تھے روشن ستارے
چمک اون دانتون مین تھی بی نہایت | نمایان ہوتی تھی اولون کی صورت
کشادہ تھے دوتا دندانِ پیشین | میانہ چار دندانِ شہِ دین
گمان ہوتا تھا یہ ہنگامِ گفتار | کہ باہر آتے ہین چھن چھن کے انوار
ہنسی آتی کبھی تو برق و لمعان | در و دیوار پر ہوتی نمایان
نہ آواز اونکی ہلکی تھی نہ بھاری | بس ایسی تھی لگے جو دلکو پیاری
بلند آواز تھی خوش گفتگو تھی | خجستہ طلعت و پاکیزہ رو تھی

پہونچی تھی صدا اونکی وہان تک — نہ اورونکی صدا پہونچے جہانتک

فصاحت آپ کی ضرب المثل تھی — پسند اہلِ ادیان و ملل تھے

کھُلی تقریر تھی واضح بیان تھا — تکلف کو وہان مدخل کہان تھا

نہایت خوبصورت تھی محاسن (ریش ۱۲) — بیان کیا ہو سکین اوسکے محاسن

پر انبوہ ایسی تھی ریش پر انوار — کہ جس سے بھر گئے تھے دونون رخسار

سیہ تھی خوب ہی داڑھی کی رنگت — بہت ہی خوشنما پائی تھی سُبلت

لبِ زیرین کے نیچے موئے انور — درخشانی مین تھے رخشندہ گوہر

وہ بال اوس ریش کو چک کے مقرر — لکھا ہے پڑتے تھے داڑہی کے اوپر

جو کوئی دیکھتا تھا اونکا ارسال — سمجھتا تھا کہ یہ داڑہی کے ہین بال

میانِ ہر دو گوشِ فرقِ عالی — سپیدی تھوڑے بالون مین عیان سی

سپیدی عنفقہ مین تھی جو پیدا — بغایت جانفزا تھی اور دل آرا

فقط ابیض تھے موئے پاکِ احمد — قریب بست و باقی جملہ اسود

وہ ابیض مو کہ پر نور و ضیا تھے — بہ نسبت سر کے داڑہی مین سوا تھے

درخشان تھا رخِ پر نور ایسا — کہ گویا چودہوین شب کا قمر تھا

چمکتا مُنہ خوشی مین آئینہ وار — نظر چہرے مین آتا عکس دیوار

گمان ہوتا تھا چہرہ پر کہ دید — ہے گویا سیر کرتا اسمین خورشید

جب انوارِ صباحت ہوتی روشن — نظر آتے اندہیری شب مین سوزن

بہت گول اونکا چہرہ تھا نہ لنبا — مگر تدویر تھی کچھ اوسمین پیدا
اوٹھا پھر دل مین جوشِ نغمہ خوانی — سناتا ہون غزل ہمشکل وثانی

غزل

عجب تھی آپ کی محبوب صورت — کہان ہوتے ہین ایسے خوبصورت
عزیزا ونکو رکھین یوسف سی بڑھکر — جو دیکھین آپ کی یعقوب صورت
رہین گے کیا اسی صورت سی صابر — نبی کی دیکھکر ایوب صورت
سوا صورت سے محبوب اونکی سیرت — ہی سیرت ہے سوا مرغوب صورت
اونھین کی راتدن دیکھا کرون شکل — نہین ہے دوسری مطلوب صورت
ترستا ہون الٰہی دیکھنے کو — وہ خوش انداز وخوش اسلوب صورت
جمیل احمد کی الفت مین بنا ہے — عجب دیوانہ وش مجذوب صورت
مزیّب گردنِ سردارِ کونین — درازی اور کوتاہی کے مابین
وہ ہاتھی دانت کی گردن تھی گویا — بسانِ سیم خالص تھی مصفّا
سمجھتے دیکھنے والے مقرر — روان ہے آب زر شاید کہ اسپر
بہت تھی بیچ مین شانون کے دوری — بزرگی شانہ وبازو مین پوری
عظامِ شانہ وپشت ومفاصل — تناسب سے بزرگی سب کو حاصل
بڑائی تھی نہ تنہا ہڈیون مین — تھی چوڑائی بھی پیدا ہڈیون مین

لکھون مین حال کیا اونکی بغل کا
نہ زا اونکو جو پڑہتے دیکہتا تھا
کہ سمتِ پشتِ اقدس سے بغل کی
عرق تہا مشکو ایسا بغل کا
میانِ ہر دو کتفِ پاکِ حضرت
ہوا ثابت کہ تھی وہ مہر ساطع
وہ خاتم جو سند تھی سروری کی
کچھ اوسپر خال تھے صورت سے کے
نہ مطلق بدنما تھی اوسکی ہیئت
حوالی مین تھے بال اوسکے نمودار
بیان کرتے ہین جابر اپنی حالت
نوالے کی طرح رکھہ لی دہن مین
کشادہ خوب پشتِ احمدی تھی
بخوبی آپ کا سینہ تھا چوڑا
نہ عیب اونکو لگاتی ناتوانے
کشادہ تھی میانِ سرورِ دین
میانِ سینہ پر نور تا ناف

صفا مین آئینہ سی تھی دو بالا
کھلے ہاتھہ اونکے استنے دیکھا تھا
نظر آتی تھی سُرخی و سپیدی
دماغِ جان معطر جس سے ہوتا
نمایان جلوہ مُہرِ نبوت
قریب اعلای کتفِ چپ کے واقع
بشکلِ بیضۂ[لہ] کبکِ دری تھی
ذرا کم یا برابر تھے چنے کے
مشابہ تھی جسد کے ساتھہ رنگت
خدا ہی جانتا ہے اوسکے اسرار
کہ مینے ایک دن مُہرِ نبوت
لگی بو مشک کی آنے بدن مین
مصفا تھی کہ چاندی مین ڈہلی تھی
برابر صاف سینے کے شکم تھا
نہ اونکے بطنِ اقدس کی کلانے
تھے چوڑے چکلے سب اعضا زہے زین
کھنچا بالون سے تھا اک خط بہت صاف

[لہ] بعض روایات مین جسم مطہر کی گلٹی کی صورت وارد ہوئی ۱۲

شکم اور ہر دو تا پستان عالی
سوا اوس خط کے تھی بالون سے خالی

دو دست و شانہ و صدرِ مبارک
روئین سے تھے نظر افروز بیشک

پڑی تھین پیٹ پر اونکے بٹین تین
ہوئی اسطرح ثابت اونکی تعیین

کہ اک تہ بند مین رہتی تھی مخفے
نمایان دو بٹین رہتی تھین اونکی

ظہور اک بٹ کا ہی بعضون نے لکھا
خفا ثابت کیا ہے ما بقے کا

غرض تینون بٹین تھین نرم و خوشتر
کتاب سادہ سے شفاف بڑھکر

سطبری ساعد و بازو مین پیدا
درازی دونون پہونچون مین ہویدا

کلائی تھی دراز اور ہاتھ چوڑا
ہتیلی بھی فراخ و نرم و زیبا

نہایت نرم و پرگوشت انگلیان تھین
درازی اونگلیون مین تھی روان تھین

نظر کرتا جو اونپر بے محابا
وہ چاندی کی اوتھین شاخین سمجھتا

کہا جابرؓ نے اکدن پیار کے ساتھ
مرے عارض پہ پھیرا آپنے ہاتھ

تو خوشبو ہاتھ کی اور اوسکی ٹھنڈک
ہوئی مُنہ پر مؤثر میرے یانتک

کہ مین سمجھا کسی نے ہاتھ اونکا
نکالا طبلۂ عطار سے تھا

وہ اونکی پنڈلیان تھین نرم و باریک
جو خرمے کا کہون گابھا تو ہی ٹھیک

قدم پرگوشت اچھے لنبے چوڑے
سنے ایسے کسی نے اور نہ دیکھے

جو پھیلاتے وہ اپنا پانون بایان
سیاہی اوسمین ہو جاتی نمایان

زبس جلدِ بدن مین نازکی تھی
یہ حالت اجتماعِ خون سے ہوتی

دراز اونکے قدم کی اونگلیان تہین — عجب پرگوشت تہین طرفہ روان تہین
زمین سے پانون کے تلوے تہے اونچے — گزر جاتا تہا آب اونکے تلے سے
درازی پاشنہ مین تہی ہویدا — کمی تہی گوشت مین فی الجملہ پیدا
جو ہمسایہ انگوٹھے کی تہی اونگلی — انگوٹھے کی بہ نسبت کچھہ بڑی تہی
بخوبی معتدل اندام سارا — مناسب تھے بدن کے سارے اعضا
نہ تھے لنبے بہت خیرالوریٰ کچھہ — میانہ قامتی سے تھے سوا کچھہ
مگر جب قوم کے ہمراہ ہوتے — نظر آتے تھے سب سے آپ اونچے
لکہا ہے دو طویل القامت انسان — کھڑے ہوتے جو گردِ شاہِ ذیشان
تو رہتے آپ ان دونون سے اونچے — الگ ہوکر میانہ قد ٹھہرتے
اگر بیٹھے ہوئے ہوتے پیمبر — تو رہتے اونکے شانے سب برابر
غرض سب حالتون مین شاہِ والا — کیے جاتے تصور سب سے اعلیٰ
بدن کچھہ آخرِ سن مین نبی کا — ہوا ثابت کہ فربہ ہوگیا تھا
بہم پیوستہ تھا سب جسم کا گوشت — ذرا ڈہیلا نہ تھا اگلا سا تھا گوشت
لکھون کیا حال اوس پیارے بدن کا — برابر گوشت تھا سارے بدن کا
صفا مین تھے وہ آئینے کے ہمسر — سپیدی مین شبیہِ ماہِ انور
تنِ والا کی زیبائی نہ پوچھو — قدِ بالا کی رعنائی نہ پوچھو
دلِ رشیدا کو یاد آئی وہ قامت — قیامت ہوگئی برپا قیامت

نہ روکے سے دلِ مضطر رکے گا — کوئی تازہ غزل سنکر رکے گا

غزل

ملا تھا آپ کو کیا خوشنما قد — نظر آتا تھا سانچے مین ڈھلا قد

زبانِ حال سے کہتا ہے طوبیٰ — یہ کیا دلچسپ ہے صلِّ علیٰ قد

شبِ اسریٰ کیا ثابت نبی نے — کہ سدرہ سے رہا بالا مرا قد

جو خوبی چاہیے تھی اومین موجود — رسیلی آنکھ پیارا منہ بھلا قد

لیا سایے مین اپنے اک جہان کو — تماشا ہے کہ خود بے سایہ تھا قد

زمین مین قدِ آدم سرو گڑجاے — گھٹے اتنا جو دیکھے آپ کا قد

جمیل اب نخل سے ہو جو بدستِ دار — کہ یاد آیا نبی کا دلربا قد

نزاکت جلد مین رخ کی عیان تھی — لطیف و باطراوت یکسان تھی

پسینا اونکو آتا تھا جو اکثر — چمکتا تھا وہ رخ پر مثلِ گوہر

بدن تھا مشک سی خوشبو مین الطف — کفِ عطار گویا اونکے تھے کف

جو اگر ہاتھ حضرت سے ملاتا — تو خوشبو ہاتھ کی دن بھر وہ پاتا

جو ہاتھ اپنا کسی بچے کے سر پر — زراہِ لطف رکھدیتے پیمبر

تو سب بچون مین خوشبو کے سبب سے — سب اوس بچے کو تھے پہچان لیتے

شبِ معراج سے خوشبو بدن کی — زیادہ پائی خوشبو سی دولھن کی

گزر جس راہ سے ہوتا نبی کا
تو پیچھے آنے والا جان لیتا

کہ اس رستے سے گزرے ہین پیمبر
وگرنہ راہ کیون ہوتی معطر

وہ جتنے راستون سے تھے گزرتے
پسینے سے معطر سب کو کرتے

کسی مداح نے اچھا لکھا ہے
بیانِ واقعی پورا لکھا ہے

کہ بعد اونکے کسی کو اور اول
نہ دیکھا اون سے احسن اور اجمل

نبی کے وصف مین دلچسپ اشعار
لکھے حسان نے تحسین کے سزاوار

بعینہ ترجمہ اون کا سنا کر
رکھون منت سخن فہمون کے سر پر

بلکہ نہ دیکھی آنکھ نے خوب ایسی صورت
جنی بچہ نہ ایسا کوئی عورت

بری ہر عیب سے پیدا ہوئے تم
تو گویا اپنی چاہت کے بنے تم

جمیل اب ہو چکا ختمِ شمائل
غزل سننے کی جانب دل ہے مائل

غزل

بنین یوسف زلیخائی محمد
جو دیکھین روئے زیبائی محمد

طلب کسکو شفاعت کی نہین ہے
نہین ہے کسکو پروائی محمد

وہ ایسی کون سی طوبیٰ مین ہے شاخ
جو ٹھیری عکس بالائی محمد

لپٹ کر خوب لون جی بھر کے بوسے
جو پاؤن مین کفِ پائی محمد

تسلی دل کو دیتا ہون یہ کہکر
مجھے نیند آئی اور آئی محمد

حبیب اپنا کہا کسکو خدا نے — ہوا ہے کون ہمتای محمد
کہین سب جاؤن جب محشر مین یارب — وہ آیا دیکھو شیدای محمد
جمیل اپنا جناب کبریا مین — ہے نذرانہ سراپای محمد

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت
رہے نازل نبی پر تا قیامت

شمائل ابو البشر آدم صفی اللہ علیہ السلام

کہوں کیا حسن آدم کی حقیقت — ہی نقش اولین کلک صنعت
خدا نے ہاتھہ سے جسکو بنایا — بھلا خوبی کا اوسکی پوچھنا کیا
کہا ہے اپنی نسبت مصطفا نے — بنایا اپنی صورت پر خدا نے
قد اونکا ساٹھہ گز لنبا ہی مروی — ہی ثابت سات گز پہنائی اوسکی
کثیر الشعر تھے اور آدم اللون — ہوا ان سے زیادہ خوبرو کون
سرین بھاری بڑی آنکھین تہین انکی — بڑی گردن سنی ایسی نہ دیکھی
قتیبہ نے کہا تھے آپ امرد — نہ تھے موی محاسن صاف تھی خد

خدا کی رحمت کامل ہو ان پر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل آدم ثانی نوح نجی اللہ علیہ السلام

سنو اب نوح کی شکل و شمائل ۔۔۔ سپیدی کی طرف تھا رنگ مائل

بہت دلچسپ گھونگر والے تھے بال ۔۔۔ بڑا سر اچھی داڑھی آنکھیں تھیں لال

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل ہود علیہ السلام

شمائل ہود کے فتح البیان سے ۔۔۔ جو ثابت ہین سنو وہ گوش جان سے

کہ تھے آدم کے ہمصورت یہ حضرت ۔۔۔ بہت ہی خوشنما تھی انکی صورت

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ ابو الانبیا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

روایت کرتے ہین یون ابن عباس ۔۔۔ کہ فرماتے تھے اکدن سید الناس

شبِ اسری خلیل حق کو دیکھا ۔۔۔ ہی نقشہ ہو بہو میرا اونکا

ہی بوذر سے روایت دوسری یون ۔۔۔ مین اشبہ اونسے اونکی آل مین ہون

یہ لفظِ ام ہانی تیسرا ہے ۔۔۔ کہ وہ اشبہ ہین مجھسی اور مین اونسے

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر ۔۔۔ سلام اللہ کا نازل ہو انپر

سلہ قاضی امام محمد بن علی شوکانی رضی اللہ عنہ انہیں کی اولاد امجاد مین سے ہے کذا فی البدر الطالع ۱۲ منہ عفی عنہ

شمائل لوط علیہ السلام

میانہ تھا قدِ لوط پیمبر
تھے انکے موئی سر سیدھی سراسر

لکھا ہے گندمی تھا آپ کا رنگ
دلاویز ایک ہی تھا آپکا رنگ

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسمعیل علیہ السلام

سفیدی رنگ اسمعیل مین تھی
نمودار اومین کچھہ تھوڑی سی سرخی

بری زیرک اور قامت تھا دلاویز
ضیا و نور سے چھرہ تھا لبریز

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل اسحق علیہ السلام

تھے اسحاق ایک مردِ خوبصورت
بدن کی تھی سپید و سرخ رنگت

نہایت خوشنما چھرہ تھا انکا
بڑی بینی سبک رخسار زیبا

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل یعقوب علیہ السلام

وہی یعقوب کا پورا ہے حلیہ ۔ جو انکے باپ کا لکھا ہی حلیہ
لب لعلین پہ تھا اک خوشنما تل ۔ لطافت اسکی جانے مبتلا دل
کہوں کیا خوبرو یہ کسقدر تھے ۔ پسر تھے انکے یوسف یہ پدر تھے

خدا کی رحمت کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل یوسف علیہ السلام

جمال یوسف کنعان کی بابت ۔ انس کرتے ہین مرفوعا روایت
کہ آدھا حسن انھین اور انکی ماں کو ۔ ہوا مقسوم باقی کل جہاں کو
ہویدا اسکے ہین آیات قرآن ۔ جو انکے حسن صورت پر ہین برہان
زنان مصر نے جب انکو دیکھا ۔ ہوئین جو حالتین اونکی کہوں کیا
حواس ایسے گئے اوسوقت اونکے ۔ چھری سے کاٹ ڈالے ہاتھ اپنے
کہا اسکو بشر کہنا خطا ہے ۔ فرشتہ گر کہا جائے بجا ہے
کتابون مین سیر کی ہے یہ مکتوب ۔ کہ انکا روی انور تھا بہت خوب
سپیدی رنگ مین لیکن دل افروز ۔ خجل ہو جسکے آگے نور مین روز

مجعّد بال آنکھوں مین بڑائی ۔ بڑائی تا بجدِ خوشنمائی
وہ پہونچے پنڈلیان شانے دل آرا ۔ کہ تھی جنمین سطبری آشکارا
برابر سینے کے پیٹ اونکا تھا صاف ۔ نہایت خوشنما چھوٹی سی تھی ناف
بوقتِ خندہ و ہنگام گفتار ۔ نمایان ہوتے تھے دانتون سے انوار

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام

کہا حضرت نے موسیٰ کو جو دیکھا ۔ بڑا قد گندمی رنگ اونکا پایا
برابر کانون کے یا اونکے اوپر ۔ فروہشتہ ہین بال اونکے مقرر
حدیثِ بیہقی مین ہے یہ آیا ۔ کہ مینے موسیٰ عمران کو دیکھا
مجعّد بال ہین اور قد ہے لنبا ۔ وہ مرد ازدِ شنوءۃ کے ہین گویا
مجھے ظاہر ہوے ہنگام بینش ۔ کثیرالشعر اور سخت آفرینش

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل ہارون علیہ السلام

شمائل ہارون علیہ السلام

جبین ہارون کی چوڑی بال چکنے ذرا ابھرے ہوئے آنکھون کے کوئے
خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل داؤد علیہ السلام

بہت دلچسپ تھا داود کا رنگ عقیق و لعل کا سرخی مین ہمرنگ
میانہ قد بڑا پیٹ آنکھہ چھوٹی تھین اونکی پنڈلیان پتلی نہ موٹی
خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

شمائل سلیمان علیہ السلام

سلیمان خوبرو تھے اور حسین تھے بڑے تھے پانون اور بھاری سرین تھے
کیے انکے خدا نے زیر فرمان ہوا و طیر و وحش و جن و انسان
خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

آدم علیہ السلام نے انکو خوبصورت و معموز دیکھکر چالیس سال اپنی عمر کے عطا فرمائی تھی ١٢

حلیۂ عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام

اوسی کا سری کے قصے مین ہی آیا	کہ مینے عیسئے مریم کو دیکھا
میانہ آفرینش رنگ گورا	نظر تیز اور بہجد ہوئی زیبا
ہے لفظِ بیہقی مین یہ زیادت	میانہ قد سپید و سرخ رنگت
کہا راوی نے فرماتے تھے حضرت	ہین عروہ ابن مسعود اونکی صورت

خدا کی رحمتِ کامل ہو انپر
سلام اللہ کا نازل ہو انپر

حلیۂ امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

سنو اب صورتِ صدیق کا حال	کہ گورا رنگ تھا سر پہ تھے بال
خمیدہ پشت گہری آنکھون والے	بہت کم گوشت رخسارے تھے اونکے
بدن دبلا اوٹھا ماتھا قد اچھا	جڑون مین اونگلیون کے گوشت کم تھا
معل تہ بند کے بندھنے کا اپنے	ہمیشہ ہاتھ سے وہ تھامے رہتے
نرکھتے اپنی داڑھی بے خضاب آپ	حنا و کتم کا کرتے خضاب آپ
چمک داڑھی مین وہ عرفج کی صورت	کہ تھی چہرے کی جس سے زیب و زینت
ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے	خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

عرفج ایک گھاس ہے [illegible] سرخ ہوتی ہے ۱۲

حلیۂ امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت عمرؓ کا / کتابون مین لکھا ہے یہ سراپا
سپیدی رنگ مین انکے سوا تھی / عیان سرخی سپیدی مین ذرا تھی
زیادہ تیل کے کھانے سے انکا / بالآخر ہو گیا تھا رنگ کالا
تھی اصلع موئی سر جاتی رہی تھی / بہت سرخ آنکھین عارض ہلکی پھلکی
گھنی تھی ریش والا اور مدور / بھری موچھین کنارے اونکے احمر
لکھا ہے خشمگین ہوتے جو حضرت / تو مُنہ مین داب لیتے اپنی سُبلت
جب آتا غیظ تو پھنکارتے تھے / بہت سبلت کو اپنی تاب دیتے
لگاتے تھے حنا بالون مین سر کے / مگر داڑھی کو اپنی زرد رکھتے
قدم دونون کشادہ فربہ اندام / لیا کرتے تھے دونون ہاتھ سے کام
نمایان ران پر اک تل تھا کالا / بڑا سارے قدون سے قد بالا
برہنہ پا کبھی گر آپ چلتے / تو ہوتے سب پہ ظاہر اتنے اونچے
کہ گویا جانور پر ہین سوار آپ / فدا ہون اونکے قد پر میرے مان باپ
ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے / خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیۂ امیر المومنین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

یہ ذوالنورین کا لکھا ہی حلیہ
بدن ہلکا سا تھا نازک سا چہرہ

رخ پر نور پر چیچک کے تھے داغ
وہ تہا پر داغ رخ یا حسن کا باغ

حسین تھے دیکھکر حسن آپکا دنگ
بہت تھے بال سر پر گندمی رنگ

تھے اصلع اور سر کے بال اونکے
لوؤن سے کان کے رہتے تھے نیچے

درازی ناک مین تھی اور بلندی
سرِ سینے مین باریکی عیان تھی

کہا راوی نے تھے وہ باندہی رہتے
طلائی تار سے دانتون کو اپنے

بڑی داڑھی تھی لیکن خوبصورت
سپید و صاف تھی داڑہی کی رنگت

سب اونکے استخوانہای دوگانہ
بزرگی مین بسانِ کتف و شانہ

میانِ ہر دو شانہ فصل تہا خوب
توسط قامتِ والا کا مرغوب

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ امیر المومنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

سنو حلیہ جناب مرتضے کا
حبیبِ مصطفی شیرِ خدا کا

جمال و حسن و خوشروئی مین یکسر
یہ تھے ماہِ دو ہفتہ کے برابر

نظر جو دور سے چہرے پہ کرتا
وہ گندم گون سمجھتا رنگ اونکا

جو کرتا کوئی پاس آکر زیارت
تو پاتا گندمی رنگت مین حمرت

نہ تھے پیش سر پر نور کے بال — سپید اونکے تمام سر کے تھے بال
لکیرین سر پہ تھین بالون کی پیدا — ہون جیسے اونگلیونمین خط ہویدا
بغایت خوشنما تھے اونکے گیسو — عجب پیوستہ تھے آپسمین ابرو
وہ آنکھون کی سپیدی و سیاہی — تکمل حسن و خوبی سے کماہی
کہان ہوتی ہین آنکھین ایسی پیاری — بڑی تھین سرمگین تھین اور بھاری
کشادہ دانت تھے داڑہی گھنی تھی — وہ داڑہی عرض مین اتنی بڑی تھی
کہ وسط ہر دو دوش پاک اونکا — بخوبی اوسکے بالون سے چھپا تھا
سپیدی ریش پر ایسی نمودار — کہ گویا نور کی ہے اسپہ بوچھار
بسان سیم تھی گردن مصفا — عریض اونکے تھے کاندہی اور پہنا
سطبر استخوان دوش مین تھی — شکم سے آپ کے ظاہر بزرگی
دوگانہ استخوانون کے مفاصل — تھے چکلے چوڑے نظارے کے قابل
تھے انکے استخوان دوش ایسے — کہ جیسے استخوان شیر ژیان کے
بہم پیوستہ بازو اور ساعد — سطبر عضلہ بازو مین بجید (لوتھڑا ۱۲)
مگر موزون ہے باریکی جہان پر — سو باریکی نمایان تھی وہان پر
قوی تھے انکے بازو سخت تھے ہاتھ — ہتیلی ہوئی لیکن نرمی کے ساتھ
وہ عضلہ ساق کا اوپر سے موٹا — ذرا پائین کے جانب کو ڈھلکا
قریب فربہی تہا جسم اطہر — میانہ قد بدن پر بال اکثر

ہمیشہ تر زبان ہو اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

صفت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

فضائل مین جناب فاطمہ کے — روایت ہی یہ حضرت عائشہ سے
کہ اونکے بات کرنے کا قرینہ — وقار و تمکنت وہ ہی و سکینہ
خرام خوشنما و طرز آواز — وہ سارے بیٹھنے اوٹھنے کے انداز
نبی سے تھے کچھہ ایسے ملتے جلتے — نہ تھیں وہ فاطمہ گویا وہی تھے
وہ اک ٹکڑا تھین حضرت کے جو نکا — عزیز آپ اونکو رکھتے تھے بہت تھا
جب آتین وہ کھڑے ہو جاتے حضرت — اونھین اپنی جگہہ بٹھلاتے حضرت
یہان تک داد شفقت آپ دیتے — کہ اونکو پیار کرتے بوسے لیتے

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل سید شباب اہل جنت حسن بن علی علیہما السلام

روایت ہے علی مرتضے سے — کہ اشبہ تھے حسن خیر الوریٰ سے
شمائل اونکے تھے چہرے تا ناف — مشابہ سید کونین کے صاف

نہ رکھتے ریش اقدس بے خضاب آپ
دراز اونکا قد اقدس نہ کوتاہ
مین کہتا ہون جو حلیہ ہے نبی کا

سیاہ اوسمین لگاتے تھے خضاب آپ
توسط تھا نمایان اوس مین دلخواہ
وہی سمجھو حسن ابن علی کا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل شبیہ اہل الجنت حسین بن علی علیہما السلام

ہے جزیہ بھی اوسی قولِ علی کا
کہ تھے اشبہ رسول حق ہی بیشک
کہا ضحاک نے جسم بھی اونکا
حسین ہوتے کہان ہین ایسے پیدا
جبین اور دونون رخسار تھے روشن
اندھیرے مین جو تھے وہ بیٹھ جاتے

حسن کے وصف مین اوپر جو گذرا
حسین اسفل سے سینے کے قدم تک
شبیہ حیدر خیر الوری تھا
ڈہلا سانچے مین تھا گویا سراپا
خضاب وسمہ سے داڑہی مزین
شعاع رخ سے رستہ لوگ پاتے

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ

زبیر ابن العوام پاک طلعت
بڑے تھے بال سر کے اور بکثرت
نہ تھے موئے ریش و سر مخضب
کبود آنکھیں میانہ قد والا

بخوبی گندمی رکھتے تھے رنگت
سبک تھی ریش لیکن خوبصورت
بیاض و شیب ہی رہتے مزیب
بدن مائل نحافت کی طرف تھا

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ طلحہ رضی اللہ عنہ

سپید و سرخ تھی طلحہ کی رنگت
ہوا ثابت بہت تھے آپکے بال
نکرتے تھے مخضب ریش اپنی
فراخی سینہ والا مین پیدا
قدم جو رکھتے تلوؤن مین پڑی تھی

بہت خوشرو تھے یہ اور خوبصورت
نہ سیدھے اور نہ گھونگروالے تھے بال
بہت نازک تھی انکی بیخ بینی
عریض انکے تھے شانے اور بہنا
میانہ قد مگر مائل بہ پستی

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

لکھوں اب عبدرحمٰن کا میں حلیہ　　یہ خوشرو تھے مگر ہلکا تھا چہرہ

سپیدی رنگ کی مائل بسرخی　　عیاں بالوں میں کچھہ ژولیدگی تھی

ہمیشہ رکھتے تھے وہ بال اپنے　　کچھہ اونچے کاندہوں سی کانوں نیچے

درازی آپ کی بینی میں پیدا　　لطافت اور باریکی ہویدا

دو تا دندان پیشیں گر گئے تھے　　خضاب اصلا نہ داڑھی کو لگاتے

نمایاں خوب گردن میں بزرگی　　جھکی پیٹھہ اور ہتیلی اونکی موٹی

کڑی تھی اونگلیاں لنگی قدم میں　　درازی خوب قدِّ محترم میں

ہمیشہ تر زباں ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ سعد بن مالک رضی اللہ عنہ

سنو سعد ابن مالک کی شمائل　　بزرگی کا یہ سر کو تھی حاصل

مجعد بال رنگت گندمی تھی　　بصارت آنکھوں کی جاتی رہی تھی

سیہ وسمے سے کرتے بال اپنے　　بدن پر تھے زیادہ بال انکے

مٹاپا اونگلیوں میں آپ کے تھا　　قدِ دلچسپ چھوٹا اور موٹا

ہمیشہ تر زباں ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ

یہ تھا شکلِ سعید پاک کا ڈھنگ ۔۔۔ بکثرت مو بڑا تھا قد گندمی رنگ

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا نسے وہ خدا سے

حلیہ ابو عُبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ عنہ

یہ حلیہ بو عبیدہ کا ہے لکھا ۔۔۔ بہت کم گوشت چہرہ آپکا تھا
نمایان تھین رگین چہرے پہ اونکے ۔۔۔ نہ تھے دو دانت اگلے گر گئے تھے
سبک لحیہ تھے موئے فرق و لحیہ ۔۔۔ حنا و کتم سے رنگتے ہمیشہ
وہ کوزہ پشت دُبلے آدمی تھے ۔۔۔ درازی آشکارا قد سے اونکے

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیۂ معاویہ ابن ابو سفیان رضی اللہ عنہ

دراز ابن ابو سفیان کا قد تھا ۔۔۔ مہیب انکی تھی صورت رنگ گورا
عمر جب دیکھتے تھے انکا چہرہ ۔۔۔ تو کہتے تھے یہ کسریٰ ہی عرب کا

امام احمد کے مسند مین ہے مروی | که انکے حق مین حضرت نے دعا کی
که قرآن و حساب انکو سکھا دے | الٰہی قہر سے اپنے بچا دے
سنن مین لفظ ہے یہ ترمذی کا | کر اسکو ہادی و مہدی خدایا
علی سے انکے نازیبا وغا تھی | علی حق پر تھے اور انکی خطا تھی
ولیکن سوء ظن انسے نہ رکھے | که ہوتی ہے خطا انسان ہی سے
یہ کاتب وحی کے تھے اور صحابی | برا کہنے مین ہے انکے خرابی
برا کہتے ہین انکو بعض جاہل | لکھے اس رو سے خاص انکے فضائل

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل علی بن حسین ملقب بہ زین العابدین رضی اللہ عنہ

شمائل ہین یہ زین العابدین کے | امام و مقتدائی اہل دین کے
که گندم گون تھا رنگ روئی انور | ذرا کوتاہ قد اور جسم لاغر

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

شمائل محمد باقر بن زین العابدین رضی اللہ عنہ

محمد ابن زین العابدین کا — یہ حلیہ ہی سیر والون نے لکھا
سڈول اعضا تھے رنگت گندمی تھی — عجب کچھ خوشنما صورت تھی اونکی

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

شمائل جعفر صادق بن محمد باقر رضی اللہ عنہ

وہی سب حلیہ جعفر سے ہے مرقوم — جو انکے باپ کا اوپر ہے مرقوم

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

شمائل موسی کاظم بن جعفر صادق رضی اللہ عنہ

تھی اچھی موسئ کاظم کی صورت — نہایت سرخ و گندم گون تھی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہوا اونسے وہ خدا سے

حلیہ علی رضا ابن موسی کاظم رض

لکھا ہے حال مین اتنا علی کے — سیہ رنگ اور اعضا معتدل تھے

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیہ محمد جواد معروف بہ امام تقی بن علی رضا رض

محمد قرۃ العین علی کا
بدن تھا معتدل اور رنگ گورا

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیۂ امام علی ہادی معروف بہ امام علی نقی بن محمد جواد رض

لکھا ہے یہ علی ہادی کی نسبت
کہ ان حضرت کی گندم گون تھی رنگت

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیۂ امام حسن خالص معروف بہ حسن عسکری بن علی ہادی رض

حسن ابن علی مقبول دارین
تھے گندم گونی و حمرت کے مابین

ہمیشہ تر زبان ہوں اس دعا سے
خدا راضی ہوا ونسے وہ خدا سے

حلیۂ محمد بن حسن خالص رضہ

نہایت خوبصورت تھے محمد ۔۔۔ تھے اچھے بال انکے معتدل قد
رہا کرتے تھے موتا منکب پاک ۔۔۔ کشادہ تھی جبین انکی بڑی ناک
یہی شیعہ کے ہین مہدیٔ موعود ۔۔۔ بقول انکے ہین سردابہ مین موجود
سناؤن مین تھین اصل حقیقت ۔۔۔ کہ اونکی ہوچکی دنیا سے رحلت

ہمیشہ تر زبان ہون اس دعا سے
خدا راضی ہو اونسے وہ خدا سے

شمائل امام ہمام محمد بن عبد اللہ مہدی آخر زمان علیہ السلام

محمد مہدیٔ آخر زمان کی ؎ ۔۔۔ امام پیشوائی انس و جان کی
حدیثون سے ہین ثابت جو شمائل ۔۔۔ سنو وہ گوش دل سے ہوکے مائل
کہ ہوگا چہرۂ پرنور حضرت ۔۔۔ بعینہ اختر تابان کی صورت
بلندی آپکے قامت مین ہوگی ۔۔۔ درازی بینی حضرت مین ہوگی
ہی ثابت گیہوان رنگ اونکا ہوگا ۔۔۔ کشادہ تر جبین عالم آرا
مقوس ہونگی دونون اونکی ابرو ۔۔۔ نہوگا اقتران اونمین سر مو
لکھا ہے آپکی آنکھون کی نسبت ۔۔۔ کہ ہونگی سرمگین اور خوبصورت

گھنی داڑھی کے بال اور دانت روشن — مگر دانتوں مین ہوگا بیگلا پن
عیان شانے پہ ہوگی اک علامت — نبی کی جیسی تھی مُہرِ نبوت
کفِ یمنی مین تل ہوگا نمایان — زبانِ پاک مین لکنت فراوان
زبان کی بستگی سے تنگ آکر — وہ اپنا ہاتھہ مارینگے فخذ پر
جدائی زانوؤن مین خوب ہوگی — عجب شکل آپ کی محبوب ہوگی
بیان کرتے ہین مرفوعاً یہ حیدر — کہ مہدی ہونگے ہمنام پیمبر
مشابہ خُلق و خصلت مین نبی سے — مغائر شکل و خلقت مین نبی سے

سلام اللہ کا اور اوسکی رحمت
رہے مہدی پہ نازل تا قیامت

حلیۂ امام عالیمقام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہوا ہے حال نعمان بن ثابت — کتابون سے سیر کے ایسا ثابت
کہ آپ اک آدمی تھے خوبصورت — میانہ قد طبیعت بالطافت
یہ خوش گفتار گویا ایک ہی تھے — بہت اچھے بڑے ہی متقی تھے
رہے رحمت خدا کی اِنپہ نازل — خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام دار الہجرۃ مالک بن انس رض

امامِ اہلِ دین مالک کی صورت ۔ بہت اچھی تھی اور ابیض تھی رنگت
کچھ ابیض رنگ مین زردی عیان تھی ۔ تھین ازرق آنکھین اور قامت کلان تھی
بلندی بینیٔ والا مین پیدا ۔ درازی ریشِ انور مین ہویدا
کمی بالون کی پیشِ سر نمایان ۔ بدن مین فربہی قامت کے شایان
نفیس الطبع خوش پوشاک تھے آپ ۔ بغایت قدردان تھے عطر کے آپ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام ہمام محمد بن ادریس شافعی رض

سناؤن شافعی کے اب شمائل ۔ قد اونکا طول کی جانب تھا مائل
طویل القصب تھے آپ اور اسمر ۔ ذرا کم گوشت تھا روئی منور
سبک رخسار تھے گردن بڑی تھی ۔ بہت دلچسپ آواز آپ کی تھی
خضابِ سرخ تھا مطبوعِ خاطر ۔ وقار و رعب تھا چہرے سے ظاہر
زبانِ خوش بیان اتنی بڑی تھی ۔ نکلتی تو وہ بینی تک پہونچتی
بہت ذی عقل و خوش اخلاق تھے وہ ۔ فصاحت مین تو گویا طاق تھے وہ

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام عالیمقام احمد بن حنبل رض

یہ حلیہ ہے سبھی مصطفا کا
امام احمد جہان کے پیشوا کا

کہ گندم گون تھا رنگ جسم اطہر
درازی قد مین ظاہر تھی سراسر

حنا سے رکھتے تھے داڑہی کو رنگین
عیان بشرے سے تھی اک شان تمکین

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ امام الائمہ ابو عبداللہ محمد بن اسمعیل بخاری جامع صحیح رضی اللہ عنہ

محمد ابن اسمعیل ذیجاہ
نہ قامت رکھتے تھے لنبے نہ کوتاہ

تن اقدس مین ظاہر تھی نخافت
طلب مین علم کے کرتے تھے محنت

سدا بی نانخورش (سالن ۱۲) کہاتے رہے نان
نہ سمجھا سعی دین مین جان کو جان

کبھی غیبت نہ کی اصلا کسی کی
کہا مجھسے گرفت اسپر نہوگی

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

حلیۂ شیخ الاسلام والمسلمین احمد بن عبدالحلیم تقی الدین ابن تیمیہ رض

میانہ قامت ابن تمیمیہ تھے
بہم تھے منفصل کتفین انکے

سیہ تھے بال داڑہی اور سر کے
بریدہ موئی سر کو اپنے رکھتے

لکھا ہے انکی آنکھون کی صفت مین
کہ گویا تھین زبانین انکی آنکھین

بلند آواز تھے اور افصح الناس
گرو تھے شغل دین مین انکے انفاس

سخی تھے باحمیت تھے جری تھے
سراپا خیر تھے شر سے بری تھے

رہے رحمت خدا کی انپہ نازل
خدا انکو کرے جنت مین داخل

شمائل رأس المتبعین رئیس المحدثین نواب محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر

رفع اللہ شانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

شمائل ہین یہ ممدوح زمن کے
پناہ شرع صدیق الحسن کے

میانہ قد ہے گندم گون ہی رنگت
مگر ہے گندمی رنگت مین حمرت

ہین سہل العارضین اور اکحل العین
بڑی آنکھین وہ رخکی باعث زین

نظر نیچی رہا کرتی ہے اکثر
اسے کہتے ہین شرم اللہ اکبر

بروت اونکی سبک لیکن مزیب
ہی ہلکی داڑہی مہندی سے مخضب

بلندی بینی والا مین پیدا
ہی پیشانی کشادہ اور مصفا

کشادہ سینہ باقی جملہ اعضا ‏— توسط سے مناسب قد کے زیبا
لکھوں کیا آپ کے ذاتی فضائل — بنام ایزد ہراک خوبی ہی حاصل
یہ رتبہ اور پھر اخلاق ایسے — غریبوں مین نہین سردار کیسے
نئی یہ بات ہی سارے جہان سے — کبھی گالی نہین نکلی زبان سے
گزند ادنی نہ پہونچا یا کسیکو — کبھی مارا نہین اصلا کسیکو
نگاہِ لطف ہے چھوٹے بڑے پر — عدو سے درگزر موقع پڑے پر
ہے اہلِ علم سے الفت زیادہ — غریبوں سے اونھین رغبت زیادہ

بفیروزی رہین یارب سلامت
ہو انکے دم سے خوب احیاء سنت

جمیل اب ہو چکا جلیونکا اتمام — دعا کے مانگنے مین کیا ہی ابرام
خلوصِ دل سے دونون ہاتھ اوٹھا کر — یہ کہہ الحاح سے آنسو بہا کر

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

کہ ای میرے خداوندِ توانا — سمیع و قادر و قیوم و دانا
کیے ہین تو نے جتنے مجھپر احسان — ادا ہو شکر اونکا کیا ہی امکان
بنایا مجھکو اور مومن بنایا — طریقہ اہل سنت کا بتایا
رکھا شرک اور بدعت سی مجھے دور — ہدایت سے کیا دل میرا معمور

عطا کی تندرستی اور صحت
دیا رزق اور وہ بھی بافراغت

جو مانگا تجھ سے جب مینے وہ پایا
کبھی پھر کر نہ خالی ہاتھ آیا

کرم تو نے کیا سرکش رہا مین
بلایا تو نے اور بھاگا پھرا مین

عطا کی تو نے اور مینے خطا کی
خطا کی مینے اور تو نے عطا کی

خطائین اتنی کین گو مینے یا رب
کہ ہین ارض و سما جن سے لبالب

مگر تو نے لیا مجھ سے نہ بدلا
تری رحمت کا رخ دم بھر نہ بدلا

کبھی دل سے نہ مینے بندگی کی
اکارت اپنی ساری زندگی کی

پھر اسپر بھی وہی تیرا کرم ہے
وہی شفقت وہی لطف اتم ہے

اب اتنی بات کا ہون اور محتاج
کہ جیسی رکھی دنیا مین مری لاج

یونہین عقبی مین رکھنا میری عزت
نہ دنیا مجھکو ہو چشمون مین ذلت

عذاب قبر سے یا رب بچانا
نہ مجھکو کندۂ دوزخ بنانا

یہ مانا انتہا کا ہون گنہگار
عقوبت کا سراسر ہون سزاوار

مگر یہ تو بتا بندہ ہون کس کا
مین کہلاتا ہون کسکا نام لیوا

اگر مجھ روسیہ کو بخشدیگا
کرم کچھ کم نہو جائیگا تیرا

الٰہی دے مجھے اپنی محبت
اوٹھا لے دل سے دنیا کی محبت

رکھون الفت شفیع انس و جان سے
سوا بیٹے سے بڑھکر باپ مان سے

اونھین چاہون مین ہر انسان سے بڑھکر
الٰہی اپنی پیاری جان سے بڑھکر

اونھین کی راہ پر مجھکو چلانا	اسی پر بار بار رکھنا چلانا
ہے دنیا کی فقط اتنی تمنا	کہ مجھکو عافیت کے ساتھہ رکھنا

کرم سے اپنے یارب بخشدیجیو
مرے مان باپ اور سب مومنونکو

خاتمۃ الطبع رخیۂ بلاغت جامع محاسن لاتعد سید جلیل احمد سہسوانی غفرلہ الصمد

الحمدللہ والمنتہ کہ ان ایام میمنت انجام مین یہ نظم دلاویز و مسرت انگیز جامع سرایاے برگزیدہ سرور کائنات فخر موجودات علیہ افضل التحیات والصلوۃ وحاوی شمائل پسندیدہ انبیاء و مرسلین صلواۃ اللہ علیہم اجمعین واصحاب محبوب رب العالمین واہل بیت مقبولین وائمہ مجتہدین ومحدثین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رختیہ کلک عزیز مصر خوش بیانی عزیزی سید جمیل احمد سہسوانی حسب فرمان واجب الاذعان امیر ملک اقبال والاجاہ کشور اجلال حامی السنۃ قامع البدعۃ رئیس المحدثین راس المتبعین سیدنا نواب سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر رفع اللہ شانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ مطبع لاثانی شاہجہانی دارالاقبال ریاست بھوپال مین بکتابت مقبول دارین منشی محمد احمد حسین صفی پوری وبادارت کارآگاہ حافظ کرامت اللہ سلمہما اللہ تعالی طبع ہوکر راحت قلوب مشتاقین و نضارت عیون منتظرین ہوئی خداوند کریم اسکے مؤلف کو دارین مین

بہرہ مندی اور ناظرین وسامعین کو ارجمندی نصیب فرماوی آمین

قطعۂ تاریخ منہ مرحوم

چھپے یہ حلیے بزرگان دین کے لاثانی
جلیل طبع کی تاریخ تم ادب کے ساتھہ

بجا ہے گر کہوں انکو حدائقِ انظار
کہو شمائلِ ابرار وسیدُالابرار
۱۲ ھ

قطعۂ تاریخ از سید علی اعظم ربطؔ سلمہ اللہ تعالی تلمیذ مؤلف

واللہ بے نظیر رقم کرد حلیہا
ربطِ حقیر مصرع تاریخ طبع گفت

با فرط ذوق وشوق جمیل سخن شعار
لُبِّ لُباب حلیۂ خاصان کردگار
۱۳ ھ

قطعۂ تاریخ از منشی قادر علی صاحب قادرؔ سلمہ اللہ تعالے

خوش نامۂ نفیس رقم زد جمیل ما
قادر ز ہاتف از پی تاریخ طبع آن

کز جان ودل بخوبیٔ او خلق مائل ست
بشنید لاجواب کتاب شمائل ست
۱۲ ھ

قطعۂ تاریخ از حقیر محمد احمد حسین احمد صفی پوری کاتب این منظوم غفر لہ

خوب لکھے جمیل نے حلیے
لکھو تاریخ طبع ای احمد

جسپہ مفتون ہر ایک کا دل ہے
مخزنِ جوہرِ شمائل ہے
۱۳ ھ

قطعهٔ تاریخ از خاکسار عبدالله خان مقبل متوطن ٹونک متوسل ریاست بهوپال

ایکه میخواهی که یابی ره بخلد
ایکه او را انشرهٔ دین در سرست

ایکه میخواهی که باشی در جنان
ایکه او خواهان جام کوثرست

خیز و با من اندکی همپای باش
ایکه بختت یار و خضرت رهبرست

تا برم راهت سوی درگاه شاه
آنکه او را چرخ کمتر چاکرست

هان ندانی کیست آن فرخنده فر
آنکه او از گفته‌ام بالاترست

میر صدیق الحسن کز رای او
ماه با خورشید خاور همسرست

آنکه از بهر همای دین و داد
بازوی بختِ جوانش شهپرست

حلیهٔ سنه نثر اردو زد رقم
دیدن حق را کتابش رهبرست

من رآنی خوانده باشی در حدیث
رفع شک کن این مقام باورست

نظم کردش شاعرِ جادو بیان
آنکه مثل نام خود نام آورست

خلق او همرنگ داغ آمد جمیل
خوش سخن خوش فکر هم خوش منظرست

فکر کردم از پیِ تاریخ و نام
گفت با من هاتفی کو رهبرست

دور کن تشویش و ای مقبل نگار
نام و سالش (حلیهٔ پیغمبرست)
۱۳۰۷ھ

قطعهٔ تاریخ از نتیجهٔ افکار منشی محمود علی صاحب مضطر منشی و بکاری رئیسهٔ معظمه دام اقبالها

زہی جمیل و خوشا طبع نکتہ پرور او | عزیز نامہ در ایام چند انشا کرد
بشوق و ذوق پی سال طبع او مضطر | دلم بگو (شمائل خاطر پسند) انشا کرد

۱۳۰۷ھ

قطعات تاریخ سراپای اکرم صلعم از نتیجۂ فکر قاضی سید نور الحسن صاحب ہاشمی صفی پوری سلمہٗ

حلیۂ خاص جمیل احمد | جلوہ سر دادہ بصد جاہ و جلال
آن سخنور کہ معنی طلبان | داد چندانکہ نگنجد بہ سوال
آن ہنرور کہ احادیث صحاح | نظم فرمود بصد استعجال
ہر ورق آئینۂ نور آمدہ | جلوۂ حسن رسول متعال
ہاشمی سفت دُر تاریخش | حلیۂ فخر رسل اوج جمال

۱۳۰۷ ہجری

تاریخ دوم منہ

گشت مشکور جہان سعی جمیل | نور یزدانست دلیل احمد
کس ندانست و نہ بشناخت کسی | جز خدا قدر جلیل احمد
حلیہ اش آئینۂ طلعت اوست | گرچہ کس نیست عدیل احمد
ہاشمی مصرع تاریخ بخواند | نظم صافی جمیل احمد

۱۳۰۷ ہجری

تاریخ سوم منہ

از جمیل احمد سراپای رسول   ریخت طرحِ نظم چون گل در بہار
نیست پابندِ خیالِ شاعران   ہست ز اخبارِ صحیحہ یادگار
معنیٔ تازہ ز ہر لفظش عیان   چون زِ گیسوئی پریشان روی یار
ہاشمی بیباختہ تاریخ گفت   حلیۂ حُسنِ خدا داد آشکار
۱۳ ہجرے

تاریخ چہارم منہ

سراپائی جمیلِ ہاشمی بین   بود خرشیدِ عالمتابِ معنی
جمیل احمد بشنگرفی رقم گشت   دمیدہ لالۂ شادابِ معنی
گہرہای حدیثِ مصطفی سفت   کہ ہر شعرش دُرِ نایابِ معنی
کتابے مستطابے لاجوابے   کہ ہر لفظش بود القابِ معنی
بگفتم ہاشمی تاریخ ہجرے   انیسِ خاطرِ اربابِ معنی
۱۳ ہجرے

تاریخ پنجم منہ

جمیلِ سہسوانی نظم فرمود   احادیثِ ثنا ہاے محمد
سراپای محمد جلوہ گر شد   بیا بنگر تماشاے محمد
بگوید آفرین نازآفرین ہم   برین حسنِ دل آرائی محمد
سروشِ ہاشمی تاریخ خوش گفت   مضامینِ سراپائی محمد
۱۳ ہجرے

قطعہ تاریخ تالیف رسالہ از نتائج افکار سخنور بیہمتا منشی محمد فدا علی صاحب

متخلص بہ گرم و فارغ سلمہ اللہ تعالیٰ

میرے نزدیک یہ کتاب جمیل
سُننے اور دیکھنے کے قابل ہے
سال تالیف عرض کر فارغ
نسخۂ صادقِ شمائل ہے
۱۳ھ

تاریخ طبع منہ سلمہ اللہ تعالیٰ

بالیقین یہ نسخہ مطلب فروز
عشرت و آگاہی کا گلزار ہے
۱۳۰۷ھ
چشم دل سے دیکھ گرمِ گوشہ گیر
۱۳۰۷ھ
نقش دلکش حلیۃ الابرار ہے
۱۳۰۷ھ

صحت نامہ رسالہ حلیۃ الابرار

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶	۸	اک	کچھہ
۲	۶	ہمرنگ	ہمسنگ
۲	۹	چیشہ	جشہ
۲۹	۲	بیاض وشیب	بیاضِ شیب